www.novelsclubb.com
لک
ناولز کلب
فائزہ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

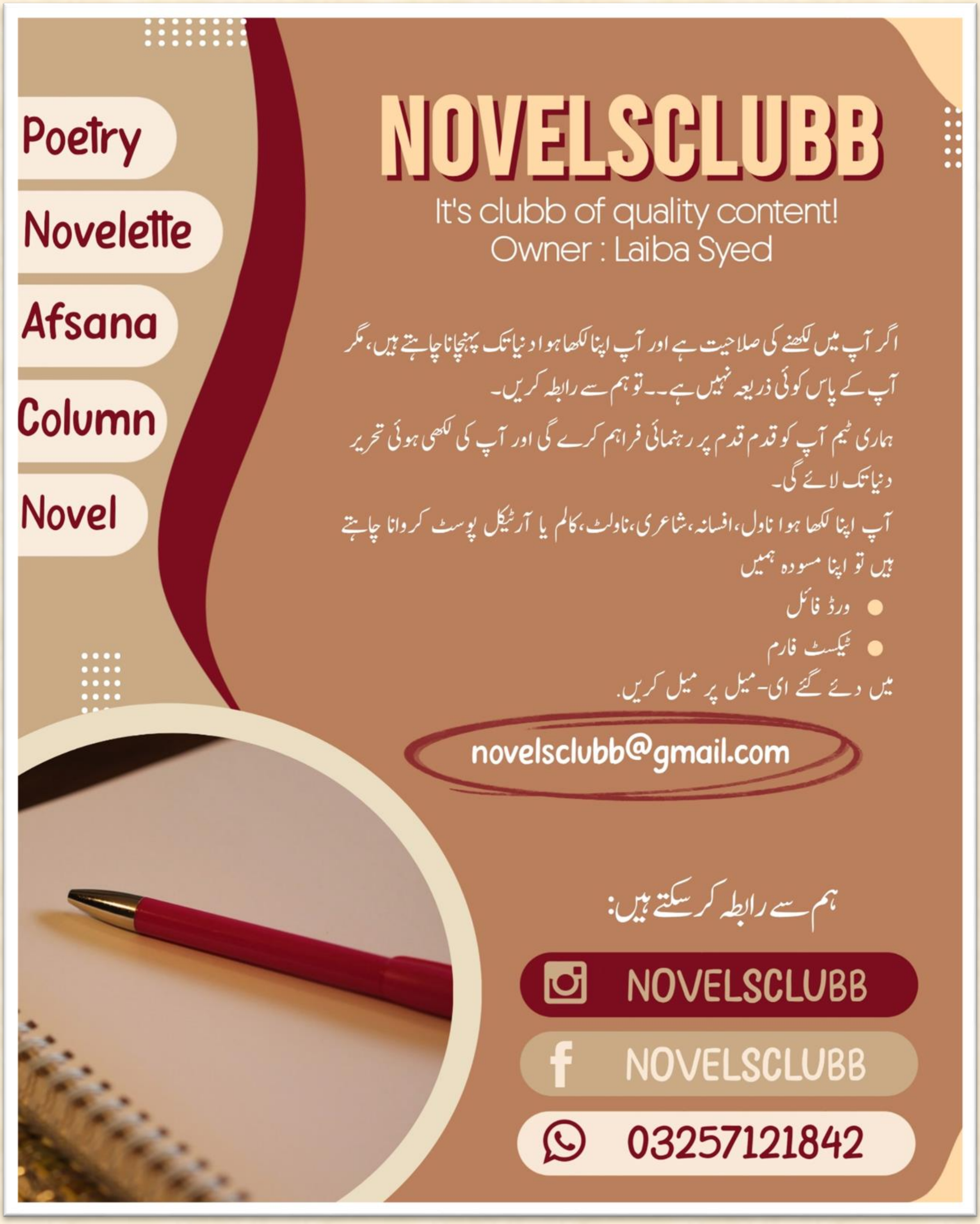
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

لک

از قلم

فائزہ

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

باب ۴: عشق کی آزمائش

محبت مجھ سے چھوٹ رہی ہے،

یہ کشمکش کیسی ہے؟

کیوں تڑپ میری بڑھ رہی ہے،

یہ بندشیں کیسی ہیں؟

کوئی دُور ہو رہا ہے اپنا مجھ سے،

یہ عشق کی عادت کیسی ہے؟

کیا نظر لگی ہے محبت کو میری،

یہ عشق کی آزمائش کیسی ہے؟

(از خود)

Clubb of Quality Content
ناولز کلب

دو دن بعد جبر کا زخم بہتر ہو چکا تھا۔ڈاکٹر نے فائنل چیک اپ کرنے کے بعد اسے دوائیاں تجویز کر دی تھیں اور اسے ڈسچارج مل گیا تھا۔وہ آج سکون کی سانس لینے والا تھا،وہ اپنے سکون کو دیکھنے والا تھا،اپنے سکون سے ملنے والا تھا،آج وہ اپنے سکون کو محسوس کرتا،اور جبر کا سکون حورین——اس سے تو آپ سب واقف ہی ہیں۔

دوسری طرف، جبر کے ایکسیڈنٹ اور حورین کی بیماری کی خبر حور کی فیملی کو پتا چل چکی تھی، جس کی وجہ سے حور کے والدین اور ان کے ساتھ حیدر، ارحا، حارث اور حرا کو ان کی فکر دہلی کھینچ لائی تھی۔حیدر اور ارحا کا ایک دو ماہ کا بیٹا بھی تھا، ارحم۔ پچھلی رات ہی وہ سب اہلِ کشف پہنچ چکے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اب ویسے حور کی حالت کافی بہتر تھی، لیکن پھر بھی ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ ابھی بیڈ ریسٹ ہی بہتر رہے گا۔سب حور کا بہت خیال رکھ رہے تھے اور جاویریہ بیگم اور سادیہ بیگم نے تو شاید ہی کوئی کل کوئی دعا چھوڑی ہو۔

صبح کے سات بجے کا وقت تھا جب ہور شاور لے کر ڈریسنگ ایریا سے ہوتی ہوئی اپنے بیڈ روم میں آئی ہی تھی کہ اس کی نگاہ اس کے بیڈ پر رکھے ایک بہت بڑے سے سرخ گلابوں کے گلدستے پر پڑی۔

ہور ایک لمحے کے لیے تو گلدستہ دیکھ کر ساکت رہ گئی، لیکن اگلے ہی لمحے اس کی تیوریاں چڑھ گئیں، کیونکہ وہ اس بات سے واقف تھی کہ کس نے بھیجا ہوگا اور کس نے یہ گلدستہ اس کے بیڈ روم تک پہنچایا ہوگا۔

اگلے ہی پل اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی اور ہِرا اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپّی وہ خالہ پوچھ۔۔۔"اِس سے آگے حرا کچھ کہتی اس سے پہلے ہی اُس کی نظر بیڈ پر رکھے سُرخ گلابوں کے گلدستے پر گئی اور وہ بھی اتنے حسین اور اتنے بڑے گلدستے کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔

"آپّی یہ حبر بھائی نے بھجوایا ہے؟"

"اور کون بھیج سکتا ہے؟اور تم ذرا حارث کو تو بلا کر لاؤ،اُسے تو میں بتاتی ہوں،زیادہ شوق ہے اُسے ڈیلیوری بوائے بننے کا۔"حور شدید غصے سے بولی۔

"ڈیلیوری بوائے؟آپّی ڈونٹ ٹیل می حارث ڈیلیوری بوائے کی جاب کر رہے ہیں؟ایسے تو ابّا جی کبھی اُن سے میری شادی نہیں کروائیں گے۔اللہ جی!"

"حرا اپنا یہ میلوڈرامہ بند کرو اور اپنے اُس عاشق کو بلاؤ،جلدی!"حور کا غصہ مزید بڑھتا جا رہا تھا۔

"جی!" حرا جا ہی رہی تھی کہ ایک دم سے ٹھٹھک کر رُکی۔

"آپّی آپ نے یہ روزز کاؤنٹ کیے؟" اس بار حرا ایکسائٹمنٹ سے بولی۔

"کاؤنٹ؟ نہیں، کیوں؟ کاؤنٹ کیوں کرنے تھے؟" حور تھوڑی حیران ہوئی۔

"اُفّو آپّی ویٹ..." اور یہ کہنے کے ساتھ ہی حرا نے گلابوں کو گننا شروع کر دیا۔

حور حیرت سے حرا کو دیکھتی رہی۔

"پانچ سو پندرہ... پانچ سو سولہ... پانچ سو سترہ... پانچ سو اٹھارہ... پانچ سو انیس... اور پانچ سو بیس... یااااے! آپّی آپّی آپّی یہ پورے 520 ریڈ روزز ہیں!" حرا اور زیادہ ایکسائٹمنٹ اور خوشی کے ساتھ بولی۔

"تو؟" لیکن حورین کے بے حد پھیکے اور بدمزہ سے "تو" نے حرا کی ساری ایکسائٹمنٹ کو ایک جھٹکے میں ختم کر دیا۔

"آپّی '520 ریڈ روزز' کا ایک سمبالک مینِنگ ہوتا ہے، آپ کو اتنا بھی نہیں پتا؟"

"نہیں پتا، میں نے دنیا جہاں کے سمبالک مینِنگز اپنے مائنڈ میں فیڈ نہیں کیے ہوئے۔"

"آپّی، دیٹس سو روڈ آف یو!"

"روڈ تو جانا وہ بھی ہے جو آپ سب میرے ساتھ کر رہے ہو، ایک تو کمپلیٹ بیڈ ریسٹ، اوپر

Clubb of Quality Content

سے یہ سمبالک ٹرمز!"

"اوکے، آپ ایسے ہی رہیں، میں جا رہی ہوں۔" حرا چِڑ کر کمرے سے باہر جانے لگی۔

"حرا..." حورین نے آواز دی۔ "وہ سمبالک مییننگ تو بتاتی جاؤ۔"

"گوگل کر لیں، میرے پاس وقت نہیں ہے۔"

حورین نے چِڑ کر اپنا فون اُٹھایا اور گوگل کھول کر سرچ کرنے لگی، تو اگلے ہی پل اُس کے چہرے کے زاویے پوری طرح بدل چکے تھے، اور اب وہ مسکرا بھی رہی تھی اور شرما بھی رہی تھی۔

"اُففف... میں بھی بالکل پاگل ہوں، اتنی سی بات نہیں سمجھ سکی۔" اُس نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

(520 سُرخ گلاب علامتی طور پر مطلب رکھتے ہیں:

"میں تم سے گہرے دل سے محبت کرتا ہوں" یا "میں ہمیشہ تم سے محبت کروں گا"۔

یہ ایک شاندار اور رومانوی اظہار ہے، جو اکثر شادی کے پیغام، سالگرہ یا گہری محبت کا اقرار کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حورین اب اپنے فون کی اسکرین پر موجود "بیک" آئیکون پر کلک کر رہی تھی اور اگلے ہی پل اس کے فون کا ہوم وال پیپر نمودار ہوا، اب حورین کے لبوں پر پھر سے مسکراہٹ اُبھر آئی۔

ایسا کیا تھا حورین کے وال پیپر میں؟

دو مسکراتی آنکھیں، ایک ہیزل اور ایک سرمئی۔

سرمئی آنکھیں ہیزل آنکھوں والے چہرے کو محبت سے تک رہی تھیں اور ہیزل آنکھیں شرما رہی تھیں۔

ہیزل آنکھوں والی لڑکی نے اپنے لبوں پر اپنا بایاں ہاتھ رکھا ہوا تھا جس سے شاید وہ اپنی مسکراہٹ چھپا رہی تھی اور اس کا دایاں ہاتھ اُس سرمئی آنکھوں والے لڑکے کے ہاتھ میں تھا۔

کیا کچھ نہیں چھپا اُس ایک تصویر میں: محبت، خوشی، دلکشی، سکون، ہر وہ احساس جو دو عشق کرنے والے محسوس کرتے ہیں۔

ویسے آپ کو کبھی عشق ہوا ہے؟

ہاں؟

Clubb of Quality Content

نہیں؟

ہاں،نہ؟ہاں،نہ؟ہاں،نہ؟

آپ کنفیوژ کیوں ہیں؟فیصلہ نہیں کر پارہے کہ وہ احساس صرف طلب کا تھایاانس کا یا عشق کا؟

ویسے آپ کو پتاہے نا'محبت کے سات مراحل'ہوتے ہیں؟

طلب،انس،عشق،جنون،ہجر،یقین اور وصال۔

تو فیصلہ کر پائے؟

آپ کو یہ تو معلوم ہے نا عشق ہوتا کیا ہے؟

عشق ایک احساس ہوتا ہے،جس کی خوبصورتی آپ کا محبوب ہوتا ہے۔
عشق ہمیں ہنساتا بھی ہے،رُلاتا بھی ہے لیکن عشق ہمارا سکون ہوتا ہے۔
عشق میں شرائط نہیں ہوتیں،عشق میں تو بس آپ کو آپ کا محبوب عزیز ہوتا ہے۔
عشق خود غرض نہیں ہوتا،عشق قربانی دے سکتا ہے۔
عشق میں آپ خود تو فنا ہو سکتے ہیں،لیکن آپ کو اپنے محبوب کی بقا عزیز ہوتی ہے۔

عشق میں آپ اپنے سارے جذبات داؤ پر لگا چکے ہوتے ہیں لیکن محبوب... آپ کو اپنے محبوب پر ایک خراش بھی قبول نہیں ہوتی۔

تو بتائیے، کر پائے فیصلہ؟

کوئی نہیں... جس لمحے آپ کو اصل محبت ہو گی، یا کہوں کہ عشق ہو گا، وہی آپ کے فیصلے کا لمحہ ہو گا۔

اور اُس تصویر کو دیکھتے دیکھتے حور ماضی کی کچھ یادوں کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

(حور اور جبر کے ولیمے کے بعد۔)

جبر اپنے اور حور کے کمرے کا دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا۔

"حور..." جبر نے اپنی اہلیہ کو پکارا۔

"جی؟"

اور جبر آگے کچھ کہہ ہی نہ سکا، وہ مبہوت رہ گیا۔

اور رہتا بھی کیسے نہیں، حورین لگ ہی اتنی زیادہ حسین رہی تھی کہ کوئی بھی اُسے دیکھتا تو بس دیکھتا ہی رہ جاتا۔

سیاہ رنگ کا گھیر دار جارجٹ کا پیروں کو چھوتا لباس زیب تن کیا ہوا تھا، جس کے بارڈر پر لگ بھگ چھ انچ کی چاندی کے تاروں کی کڑھائی ہوئی تھی، اور گلے پر ہیروں نما نگینوں کی باریک لکیر بنی ہوئی تھی جو اُس پوشاک کو اور زیادہ حسین بنا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چوڑیدار آستینیں، ہم رنگ چوڑیدار ٹراؤزر، بڑا سا سیاہ دوپٹہ جس پر جگہ جگہ ہیروں نما نگینے (Diamanté) لگے ہوئے تھے، چاندی کے بھاری جھمکے، پیروں میں نازک سی پائل اور بالوں کی باریک فرنچ فش ٹیل چوٹی (فرنچ انداز میں بنی ہوئی چوٹی جو باریک باریک لٹوں کو آپس میں بُن کر بنائی جاتی ہے) کی ہوئی تھی، جس میں سے آزاد ہوتی ایک لٹ اُس کے چہرے پر لہرا رہی تھی۔

میک اپ کے نام پر صرف مہروّن لپ اسٹک اور آنکھوں میں گہرا کاجل تھا، جو اُس کی ہیزل آنکھوں کو اور بھی زیادہ خوبصورت بنا رہا تھا۔

اور حورین اس روپ میں کسی کو دیوانہ کر دینے کی صلاحیت رکھتی تھی، پھر جبر کا مبہوت ہو جانا تو واضح تھا ناں۔

آج اُن دونوں کی پہلی ڈنر ڈیٹ تھی، اور جبر حورین کو ایک سرپرائز دینا چاہ رہا تھا، لیکن حور کو دیکھ کر وہ سب کچھ بھول گیا۔

کوئی اتنا بھی حسین کیسے ہو سکتا ہے؟

حورین آج حقیقتاً حور لگ رہی تھی، کیسے؟

کیا عشق میں انسان کو محبوب کے سوا واقعی کچھ بھی حسین نہیں لگتا؟

اکثر لوگ جنت میں حور ملنے کی خواہش رکھتے ہیں، لیکن حورین کو دیکھ کر تو جبر کے دل سے بس یہی دعا نکلتی تھی کہ اُس کا اور حورین کا ساتھ جنت تک کا ہو، اُسے تو اپنی حور اصل زندگی میں ہی مل گئی تھی، پھر جنت کی حور سے اُس کو کیا غرض۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حبر نے اس وقت سرمئی مائل سیاہ (چارکول گرے) رنگ کا بلیزر سوٹ پہنا ہوا تھا، جس کے ساتھ اُس نے سفید شرٹ زیب تن کی ہوئی تھی۔

اُس کے گہرے بھورے بال نفاست سے سیٹ تھے، اُس کے ساتھ اُس نے سیاہ جوتے پہنے ہوئے تھے اور سیاہ پاکٹ اسکوئر تھا، جو حور کے لباس کے ساتھ بہت خوبصورتی سے میل کھا رہا تھا۔

وہ بے حد وجیہ لگ رہا تھا۔

اُس کا آج کے ڈنر کے لیے آؤٹفٹ بھی حورین نے ہی پسند کیا تھا، اور حبر نے اپنی اہلیہ کی پسند کا احترام کرتے ہوئے یہ آؤٹفٹ خوشی خوشی پہنا تھا، لیکن حورین کی چوائس اتنی اچھی تھی، اس کا حبر کو شاید آج علم ہوا تھا۔

ابھی تک وہ دونوں ساتھ کھڑے نہیں ہوئے تھے، مگر اُن دونوں کو جو بھی ساتھ دیکھ لیتا وہ اُن سے نظریں نہ ہٹا پاتا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے لیے بنے تھے، ایک دوجے کے ہمسفر، ایک دوجے کو مکمل

کرنے کے لیے، ایک دوجے سے محبت کرنے کے لیے۔

ہائے، اتنے پیارے جوڑے بھی کوئی کوئی ہی ہوتے ہیں۔

حبر کو ساکت کھڑا موجود پا کر حورین دو قدم اُس کی جانب بڑھی اور اُسے مخاطب کیا:

"حبر، کیا ہوا؟ آپ کچھ کہہ رہے تھے؟ کہیں..."

حورین کی آواز سے حبر ہوش میں واپس لوٹا۔

"ہاں، وہ..." حبر گڑبڑایا، شاید وہ الفاظ بھول گیا تھا۔

"حور..."

"جی حبر، میں سن رہی ہوں۔ آپ ہی ہیں جو بات مکمل نہیں کر رہے۔"

"حور تم اتنی حسین لگ رہی ہو... میرے پاس تعریف کے لیے الفاظ نہیں ہیں، اور ویسے بھی میں کوئی بھی لفظ استعمال کروں گا تو وہ تمہارے حسن کے سامنے بہت کم ہو گا، میں نہیں جانتا تھا کہ میری ہم جان اتنی حسین ہو گی کہ اُس سے نظریں ہٹانے کو دل ہی نہیں کرے گا۔

Sen muhteşemsin(تم بہت حسین ہو)۔

پتا ہے حور، تمہارے بغیر میری زندگی میں ایک سونا پن تھا، کتنی بار میں اَن ایزی فیل کرتا تھا، لیکن جب سے تم آئی ہو، تم نے مجھے مکمل کر دیا۔"

حور بس حبر کو دیکھے گئی۔

وہ حبر کے اس ردِ عمل کے لیے تیار نہیں تھی۔

وہ جانتی تھی کہ حبر اُسے محبت کرتا ہے،اُس کی عزت کرتا ہے،اُسے سراہتا ہے، لیکن حبر کے ان الفاظ نے تو جیسے حور کو کچھ پروسس کرنے کا موقع ہی نہیں دیا۔

وہ جو بول رہا تھا بس دل کر رہا تھا کہ ایک ایک لفظ اپنے دل میں سجا کے رکھ لے۔

کوئی آپ کو سراہتا ہے، یہ تو اچھا لگتا ہے، لیکن جب آپ کا کوئی اپنا،جو آپ سے بے حد محبت کرتا ہو، آپ کا ہمسفر ہو، وہ شخص آپ کو سچے دل سے سراہتا ہے تو آپ کے دل کی کلی کھل جاتی ہے، آپ کی مراد بر آتی ہے، آپ کا دن بن جاتا ہے۔

لیکن حور کو تو ایسا لگ رہا تھا جیسے اُس کی پوری زندگی سنور گئی ہو۔

حور کے لبوں پر ہلکی سی مسکان تھی اور آنکھوں میں نمی،اور وہ یونہی حبر کو تکے جا رہی تھی۔

پھر کچھ دیر بعد بڑی مشکل سے وہ اپنے احساسات کو الفاظ میں پرونے کی کوشش کرنے لگی:

"حبر، میں آٹھ سال کی تھی جب ہماری منگنی ہوئی، میں نے خود کو سمجھنا شروع ہی کیا تھا اور پھر میرے ساتھ آپ جُڑ گئے۔

پتا ہے حبر، میں نے ہمیشہ سے خود کو آپ سے وابستہ پایا تھا۔

اور پھر جب ہم ٹین ایج فیز میں تھے اور سارے کزنز آپ کا ذکر کر رہے ہوتے تھے تو میں گھبرا جاتی تھی کہ کہیں کوئی میری آنکھیں نہ پڑھ لے، کیونکہ وہاں صرف آپ کے لیے محبت جھلک رہی ہوتی تھی۔

جب کوئی کہتا تھا کہ جبر کی ویڈیو کال آ رہی ہے تو میں دُور بھاگ جایا کرتی تھی، کیونکہ میرے دل میں کچھ ہونے لگتا تھا اور میں نہیں چاہتی تھی کہ کوئی بھی میرے چہرے پہ نمایاں لالی کو دیکھے۔

میرے لیے تو میں ہمیشہ سے آپ کی تھی۔

آپ میرے ہم جان ہیں اور میں آپ کی۔

ہمیں اللہ نے ایک دوسرے کے لیے بنایا تھا، لیکن پتا ہے ہمارے رشتے میں سب سے خاص کیا ہے؟"

"کیا؟" جبر کے لبوں سے بے ساختہ نکلا۔

"ہمارا قلبی تعلق (Connection of hearts)، جو ہمیں ایک دوسرے کے دل کے ہمیشہ قریب رکھتا ہے۔"

اس بار جبر دو قدم آگے بڑھا اور ان دونوں کے بیچ کا فاصلہ ختم ہو گیا۔

اور اگلے ہی پل جبر نے حور کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام لیے۔

".Seni seviyorum, Gönlüm"

".Ben de seni seviyorum"

اور پھر جبر نے حور کو خود سے لگا لیا۔

جب کچھ وقت گزر گیا تو حورین نے استفسار کیا:

"جبر؟"

"جی جبر کی جان؟"

"آپ کی ریسٹورینٹ میں ڈنر کی بکنگ نہیں ہو پائی تھی کیا؟"

حور نے جبر سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا۔

جبر کو ایک دم سے کچھ یاد آیا۔

"اُففف... یار تم اتنی حسین نہ لگ رہی ہوتی تو ابھی ہم ڈنر کا لطف اٹھا رہے ہوتے۔"

"جبر..." حور نے چِڑ کر کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا سوری یار، چل رہے ہیں۔"

جبر نے اپنا ہاتھ حورین کی جانب بڑھایا اور حورین نے ہاتھ تھام لیا۔

جب وہ دونوں نیچے ڈرائنگ ایریا میں پہنچے تو جاویریہ بیگم اُن دونوں کو دیکھ کر ساکت رہ گئیں۔

کہا تھا نا، "جو بھی انھیں ساتھ دیکھ لیتا، وہ ان سے نظریں نہ ہٹا پاتا۔"

"امی، ہم جائیں؟"

حور نے جاویریہ بیگم سے اجازت چاہی۔

یہ ڈنر کے پروگرام کا بھی جاویریہ بیگم نے ہی جبر اور حورین سے کہا تھا، کیونکہ بقول اُن کے وہ دونوں ایک دوسرے کو وقت ہی نہیں دے پا رہے تھے۔

لیکن محبوب کا آپ کے ساتھ ہونا ہی آپ کے لیے کافی ہوتا ہے، یہ ڈنر، تحفے، سرپرائز دل کو متاثر کرنے کے لیے کافی ہوتے ہیں،

لیکن اصل ہمسفر تو پھر بھی محبوب ہی ہوتا ہے۔

اگر آپ کا ہمسفر، ہمراز، ہم جان آپ کے ساتھ ہو تو آپ یہ چمکنے والی چیزوں کو بھی نظر انداز کر سکتے ہیں۔

آپ نے ایک انگریزی ضرب المثل تو سنی ہی ہو گی:

"All that glitters is not gold"

(ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔)

بس آپ کو یہی سمجھنا ہوتا ہے کہ جو چیزیں آپ کو متاثر کر رہی ہوتی ہیں، وہ صرف "glitter" ہوتی ہیں،

لیکن جو آپ کا ہمسفر ہوتا ہے، وہ "gold" ہوتا ہے۔

"نہیں۔" جاویریہ بیگم کی آواز ابھری۔

"نہیں؟" حبر حیران ہوا۔

"میرے کہنے کا مطلب ہے تم دونوں اتنے پیارے لگ رہے ہو، یہ لمحہ تو کیمرے میں قید ہونا بنتا ہے ناں۔"

"اوہ... "حبر نے خوشی سے کہا۔

جی امی، کہہ تو آپ بالکل صحیح رہی ہیں۔ چلیں بیگم صاحبہ، آج ہماری امی جان اپنے ایک

Clubb of Quality Content

لاڈلے بیٹے اور اُس بیٹے سے بھی زیادہ عزیز ایک لاڈلی بہو کی تصویر بنائیں گی۔" حبر شرارتی انداز میں کہہ رہا تھا۔

حور مسکرا رہی تھی اور حبر اُسے چھیڑ رہا تھا، پھر حبر نے حور کے کان میں کچھ سرگوشی کی اور حور کا ہاتھ بے ساختہ اپنے لبوں پر چلا گیا۔

سرمئی آنکھیں ہیزل آئیز والے چہرے کو محبت سے تک رہی تھیں اور ہیزل آنکھیں شرما رہی تھیں۔

حور نے اپنے لبوں پر اپنا بایاں ہاتھ رکھا ہوا تھا جس سے وہ اپنی مسکراہٹ چھپا رہی تھی اور اُس کا دایاں ہاتھ حبر کے ہاتھ میں تھا۔

اور اسی لمحے کو جاویریہ بیگم نے تصویر میں قید کر لیا تھا جو آج حورین کی فون اسکرین کا وال پیپر بھی تھا۔

اب حورین اُن 520 سُرخ گلابوں کے گلدستے کو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے تھی اور اُن کی خوشبو کو اپنی آغوش میں محسوس کر رہی تھی۔

اُسے ایک انوکھا سا سکون مل رہا تھا۔

اور اگلے لمحے حور کے دروازے پر دستک ہوئی اور اُس نے وہ گلدستہ فوراً بیڈ پر ویسے ہی رکھ دیا جیسے اُس نے رکھا ہوا پایا تھا۔

"آجائیں..."

ہیرا اندر داخل ہوئی۔

"آپی، کچھ بتانا تھا۔" ہیرا کے چہرے پر شرارت ہی شرارت تھی۔

"ہیرا خدا کے واسطے مجھے تنگ مت کرو۔ پلیز جاؤ۔"

"اوکے۔ میں تو بس آپ کو انفارم کرنے آئی تھی کہ آپ کے میاں جی آگئے ہیں لیکن آپ سے تو بات کرنا ہی بیکار ہے، اس لیے میں تو چلی۔ ہمممنھ۔" ہیرا نے جھنجھلا کر کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

Clubb of Quality Content

ہیرا کی بات سُن کر حور کا دل بے چین ہوا لیکن اگلے ہی پل اُسے یاد آیا کہ کیسے اُس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی جبر اُس آفیشل ٹرپ پر گیا تھا جس کا انجام اتنا بُرا ہوا تھا، اور اب اُسے جبر پر بہت غصہ آ رہا تھا۔

مگر اُسے جبر سے ملنا بھی تھا، اُس کا حال پوچھنا تھا، اُس کے زخم، اُس کا درد، اُس کی تکلیف، ہر چیز کا پوچھنا تھا، لیکن نہیں...

اُس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ نہیں جائے گی۔
اس بار وہ جبر کے سامنے نہیں پگھلے گی۔

اگر ہم اہلِ کشف کے ڈرائنگ ایریا کے منظر پر غور کریں تو جاویر یہ بیگم، سادیہ بیگم، سلیمان صاحب، حیدر، ارحا، حارث اور ہیر اسب وہیں موجود تھے۔
زاہد صاحب اور جبرا ابھی ایئر پورٹ سے گھر پہنچے تھے اور جاویر یہ بیگم جبر کے گلے لگ کر روئے جا رہی تھیں۔
اس ساری صورتحال میں وہ بہت اکیلی ہو گئی تھیں۔
ہاں، ان کا بیٹا صحیح سلامت گھر لوٹ آیا تھا، لیکن ایک ماں کے دل کو تب تک سکون کیسے ملتا جب تک وہ اپنے بیٹے کو خود اپنی آنکھوں سے سلامت نہ دیکھ لے۔

"امی، دیکھیں میں بالکل ٹھیک ہوں، آپ پلیز روئیں تو نہیں۔" جبر جاویر یہ بیگم کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔
"تم ٹھیک ہو نا؟ تمہیں پتہ ہے میں کتنی ڈر گئی تھی؟ حور کی کیا حالت ہو گئی تھی؟ تمہارے بغیر ہم سب ادھورے ہیں بیٹا۔

اللہ کا شکر ہے کہ تمہیں کچھ نہیں ہوا، ورنہ شاید میں تو جی ہی نہیں پاتی۔"

"امی، دیکھیں میں ٹھیک ہوں۔"

تھوڑی دیر بعد جاویریہ بیگم بہتر محسوس کر رہی تھیں۔

اس کے بعد سب نے جبر کا حال پوچھا، جبر سب کو جواب دے رہا تھا، لیکن اُس کی نظریں جسے ڈھونڈ رہی تھیں، وہ نہ جانے کہاں تھی؟

"ہیرا، حور نہیں آئی؟" سادیہ بیگم نے ہیرا سے پوچھا۔

"اوہ... امی، آپی تو روم میں ریسٹ کر رہی ہیں، میں اُنہیں بلانا ہی بھول گئی۔" ہیرا بات چھپا گئی۔

لیکن جبر جان گیا تھا کہ ہیرا نے تو اطلاع دی ہی ہو گی، لیکن اُس کی بیگم صاحبہ کے غصے کا لیول ہی اتنا ہائی ہو گا کہ کیا کریں۔

"چلو جبر بیٹا، تم بھی کمرے میں جا کر فریش ہو جاؤ اور تھوڑا ریسٹ کر لو۔ اتنا لمبا سفر کر کے آئے ہو۔" سلیمان صاحب نے کہا۔

"جی۔" جبر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

جیسے جیسے اُس کے قدم اُس کے کمرے کے قریب ہوتے جا رہے تھے، ویسے ویسے جبر کی گھبراہٹ بڑھتی جا رہی تھی۔

وہ جانتا تھا کہ حور اُس سے ناراض تھی، تب ہی تو اُس نے پچھلے دو دنوں سے جبر سے بات نہیں کی تھی۔

جبر نے وہ سُرخ گلابوں کا گلدستہ بھی اسی وجہ سے بھیجا تھا۔

مگر پھر بھی اُسے اندازہ تھا کہ حور اس بار صرف ناراض نہیں تھی، دُکھی بھی ہوئی تھی اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اُسے اپنی اہلیہ کو کیسے راضی کرنا ہے۔

بالآخر جبر کمرے کے دروازے پر پہنچ گیا اور اُس نے جھجکتے ہوئے دروازہ کھولا، پھر وہ کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا۔

Clubb of Quality Content

حور بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ اُس نے اپنا بازو اپنی آنکھوں پر رکھا ہوا تھا اور سونے کی پوری ایکٹنگ کر رہی تھی،

لیکن یہ تو جبر بھی جانتا تھا اور ہم بھی جانتے تھے کہ حور سو نہیں رہی تھی۔

جبر نے ایک نظر سُرخ گلابوں کے گلدستے پر ڈالی، جو بیڈ کی دوسری جانب رکھا ہوا تھا،

اور پھر دوبارہ حور کی جانب متوجہ ہوا۔

حورین نے آج ایک سادہ مگر خوبصورت مارون ریشم کا سوٹ زیب تن کرر کھا تھا جس میں ہلکی سی چمک تھی۔

قمیض سیدھی کٹ میں تھی جس کے کنارے پر چاندی کی لیس لگی ہوئی تھی اور اُس کے ساتھ ہم رنگ چُوڑی دار پاجامہ تھا۔

دوپٹہ شیفون کا تھا جس میں چھوٹی چھوٹی موتیوں والی سجاوٹ کی گئی تھی۔

اور اس لباس میں بھی حور بے حد دلکش لگ رہی تھی۔

لمبے بھورے لہراتے ہوئے بال سادہ چوٹی میں قید تھے، لیکن دو موٹی لٹیں چہرے کے اطراف میں لہرا رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناک میں نوز رنگ کے سوا اُس نے نہ کوئی زیور پہنا تھا اور نہ ہی کوئی میک اپ کیا تھا۔

جبر نے ایک تھکی ہوئی بوجھل سانس ہوا میں خارج کی اور بیڈ کے قریب آ کر ٹھہرا، ایک نظر حور کو دیکھا اور پھر اس کے قریب ہی بیٹھ گیا اور آہستگی سے حور کا بازو اس کی آنکھوں پر سے ہٹایا، پھر نرمی سے اس کے چہرے پر بکھری لٹوں کو سمیٹ کر، دھیرے سے اس کے کان کے پاس لے جا کر یوں ہی چھوڑ دیا، ایسا جیسے اس کی زلفوں کا ہر ایک ریشہ اس کے حسن کی مثال دے رہا ہو، پھر آہستگی سے جبر اس پر جھکا اور اس کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھوا، حور ہلکی سی

مچلی مگر آنکھیں نہیں کھولیں جیسے بتانا چاہ رہی ہو کہ یہ سب اس کی ناراضگی کا مرہم نہیں بن سکتا۔

پھر جبر نے محبت سے حور کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا اور بے حد محبت بھرے انداز میں اسے پکارا،

"گوُنلُم"

لیکن جواب ندارد۔

"حور..."

"حور سنو تو..."

"گوُنلُم..."

"جان میری طرف دیکھو تو..."

جبر اسے تین چار دفعہ پکار رہا تھا لیکن حور نے جیسے آنکھیں نہ کھولنے کی ٹھان لی ہو۔

اور اگلے ہی پل حورین کو جبر اپنے پہلو سے اٹھتا محسوس کیا۔

"آہ..." اور اگلے ہی پل جبر کی کراہ بھری آواز حورین کے کانوں میں پڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حور نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں اور بے ساختہ جبر کی طرف اس کے قدم اپنے آپ بڑھتے چلے گئے لیکن جبر ڈریسنگ روم کی چوکھٹ سے ٹیک لگائے دونوں بازو سینے پر باندھے ایک ہلکی مسکان لیے حور کو تک رہا ہے۔

حور کے چہرے سے پریشانی صاف ظاہر ہو رہی تھی لیکن اگلے ہی لمحے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کراہ جھوٹی تھی اور جبر اسے آزما رہا تھا۔

حور کی آنکھیں ایک جھٹکے میں نم ہو گئیں ایسے جیسے آج سارے "عالمی بحر (Global Ocean)" کا پانی اس کی پلکوں کا بند توڑ کر بہہ نکلے گا۔

جبر نے اس وقت بلیک ہاف سلیوٹی شرٹ پر وائٹ کالر شرٹ زیب تن کی ہوئی تھی جس کے کف اس نے کہنیوں تک فولڈ کر رکھے تھے اور اس کے بلیو ڈینم جینز پہنے وہ بے حد دلکش لگ رہا تھا لیکن حور اس سے شدید خفا تھی۔

اگلے ہی پل جبر دو قدم آگے بڑھا اور حور کے ہاتھوں کو تھامنا چاہا لیکن حورین نے اپنے ہاتھ چھڑوا لیے، اس کا چہرہ جھکا ہوا تھا اور آنکھیں شدید نم اور اب وہ ہلکا ہلکا سسک رہی تھی، پھر جبر نے اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے اس کی ٹھوڑی تھام کر اس کا چہرہ ہلکا سا اوپر کیا اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر پہلے اس کی پیشانی پر بوسہ

دیا، پھر اس کی دائیں آنکھ پر اور پھر بائیں آنکھ پر اور اگلے ہی پل حورین اس کے ساتھ لگ گئی، اس نے جبر کی شرٹ کو زور سے اپنے ہاتھوں میں دبوچ لیا مانو جیسے اب اسے خود سے الگ نہیں ہونے دے گی، حور رو رہی تھی، سسک رہی تھی، اس کا جسم کپکپا رہا تھا لیکن جبر کا ساتھ اسے حفاظت قائم کر رہا تھا اس لیے اس کی خفگی، اس کا خوف، اس کا غصہ سب دور کہیں اندھیری غار میں جا سویا تھا۔

"حور..." جبر نے محبت سے پکارا۔

حورین نے کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کیا بس وہ جبر کے ساتھ لگی رہی۔

"حور... جان پلیز رو ؤمت، میرے دل کو کچھ ہو رہا ہے، میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا..."

جبر اس کا سر سہلاتے کہہ رہا تھا لیکن اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتا حورین ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹی اور اب کہنے کی باری اس کی تھی، غصہ، محبت، خوف، خفگی، پریشان، بے سکونی —— آپ اس اِموشن کو جو نام دینا چاہیں دے لیں لیکن اپنی حور اپنے احساسات ظاہر کرنے والی تھی۔

"کیا کہا آپ نے...؟" سسکیوں کے درمیان حور نے پوچھا۔

"میں نے تو..."

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

لیکن حورین نے حبر کو کچھ کہنے کا موقع نہیں دیا۔

(بتایا تو آپ کو کہ اب حور کو کہنا تھا اور حبر کو سننا تھا۔)

"میری آنکھوں میں آپ آنسو نہیں دیکھ سکتے، آپ کا دل دکھتا ہے، واقعی؟ پرواہ ہے حبر صاحب کو میری؟ نہیں... نہیں ہے... بالکل پرواہ نہیں ہے آپ کو، بہت بُرے ہیں آپ... کتنا کہا تھا آپ سے کہ مت جائیے، میرا دل اجازت نہیں دے رہا تھا، مجھے بے چینی ہو رہی تھی، لیکن آپ نے میری ایک نہیں سنی... ایک نہیں سنی۔ حبر اگر... اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں تو مر جاتی۔"

حبر نے فوراً سے اپنا ہاتھ حورین کے لبوں پر رکھ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"حور، میں بالکل ٹھیک ہوں اور جب مجھے کچھ نہیں ہوا تو جان ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو؟ آئی ایم پرفیکٹلی فائن۔"

وہ حورین کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"حبر، مجھے اپنی پوری زندگی میں اتنا ڈر کبھی نہیں لگا، میں اتنی خوفزدہ کبھی نہیں ہوئی، مجھے ایسا لگا کہ میرا دل بند ہو جائے گا، جیسے کوئی میرے جسم سے جان نکال رہا ہو، حبر آپ کو گولی

لگی تھی... یہ کوئی چھوٹی بات تو نہیں تھی نا۔اور آپ ہیں تو میں ہوں، میں آپ کے بغیر جی نہیں پاؤں گی۔"

حور نے روتے ہوئے، سسکیوں کے درمیان کتنی مشکل سے یہ الفاظ ادا کیے تھے...اس کا اندازہ لگانا بھی بہت مشکل ہے۔

"حور، جان سب ٹھیک ہے۔"

"حبر، آپ کو پتا ہے امی کی کیا حالت تھی، ابّا کتنے پریشان تھے، ہم سب آپ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہیں۔"

حبر نے حور کے آنسو کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے صاف کیا اور حور کو گلے لگا لیا۔

"میں بھی آپ تینوں کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوں، میری گوُنلُم۔امی، ابّا، میری حور... آپ سب سے ہی تو میری سانسیں چل رہی ہیں۔ویسے بھی یہ ایک ایکسیڈنٹ تھا۔تم مزید ٹینشن مت لو، سب بالکل ٹھیک ہے۔"

(شوُٹ کس نے کیا تھا یہ تو جبر کو بھی نہیں پتا، یہ پری پلانڈ سازش تھی یا صرف ایک ایکسیڈنٹ یہ بھی اندازہ لگانا مشکل تھا۔اور اس کی ڈیٹیلز جبر فہد کی مدد سے نکلوا لے گا یہ وہ طے کر چکا تھا لیکن ابھی اپنی فیملی کو، حور کو اس ٹینشن بھرے ماحول سے نکالنا زیادہ اہم تھا۔)

"جبر، کوئی آپ سے ناراض ہے۔"

حور ابھی بھی جبر کے گلے لگی ہوئی تھی اور اس نے سیریس ہونے کی کوشش کی تھی لیکن اس کی آواز میں ہلکی سی کھلکھلاہٹ جبر نے محسوس کر لی تھی۔

جبر حور سے الگ ہوا اور نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ کون مجھ سے ناراض ہے جان جس کے مجھ سے خفا ہونے ہیں آپ بہت خوش ہیں۔"

حور نے کندھے اچکا دیے۔

جبر نے اپنے ذہن پر زور دیا لیکن اسے کوئی سمجھ نہیں آیا۔

ابھی تو سب سے مل کر آیا تھا اور سب بالکل نارمل بیہیو کر رہے تھے تو پھر...

جبر کنفیوز ہو چکا تھا اور جبر کی کنفیوزن کو دُور کرنے کے لیے حور نے اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما اور اسے اپنی ناف کے نچلے حصے کے پر رکھ دیا۔

اس لمحے حور مسکرا رہی تھی اور حبر کو سب سمجھنے میں ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت لگا۔اور حبر کا چہرہ دیکھنے والا تھا۔اس کی خوشی اس کے ایکسپریشنز سے صاف ظاہر ہو رہی تھی۔

"سچّی حور؟"

وہ دیوانوں جیسا لگ رہا تھا۔

حور نے اثبات میں ہلکا سا سر ہلایا،اس کی آنکھوں میں مسکراہٹ کی چمک تھی۔

اور اگلے ہی پل حبر نے خوشی سے حور کو اس کے گھٹنوں کے نیچے سے تھام کر اپنی بانہوں میں اٹھا لیا،اس کے لیے خوشی کے جذبات کو لفظوں میں بیان کر پانا مشکل تھا لیکن اس کے چہرے کی رونق اور اس کے ایکسپریشنز کو کسی لفظ کی ضرورت نہیں تھی اس کی خوشی بیان کرنے کے لیے۔

وہ حورین کو لے کر گول گول گھومنے لگا، جیسے وقت رک گیا ہو اور صرف ان دونوں کی خوشی کا رقص ہو رہا ہو۔حبر کی آنکھوں میں چمکتی ہوئی خوشی،اس کے چہرے پر مسکراہٹ کی روشنی۔یہ ان کی زندگی کا وہ لمحہ تھا جو صدا کے لیے یادگار بن گیا تھا۔حور کی ہنسی اس کی دھڑکنوں سے مل کر ایک محفل سی سجا رہی تھی۔دونوں کے چہروں پر محبت کا ایک نیا رنگ تھا...زندگی اب ایک نئی داستان لکھنے کو تیار تھی۔

Clubb of Quality Content

(حال)

حورا اپنے بستر پر نیم دراز تھی اور کیسے پچھلے آٹھ ماہ ایک فلم کی طرح اس کے ذہن میں گھوم گئے، اُسے اندازہ ہی نہیں ہوا۔

اور تب ہی بستر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھا اس کا فون تھر تھرا اُٹھا۔ فون کی اسکرین پر اُبھرتا نام 'حبر' کا تھا، جس کے ساتھ ایک ریڈ ہارٹ بنا ہوا واضح تھا۔

حورین نے کال دیکھی تو اس کا چہرہ کھل اُٹھا اور پھر اس نے کال ریسیو کر لی۔

''میری Gönlüm کیسی ہے؟''

فون کے دوسری طرف سے حبر کی آواز سنائی دی۔

''الحمدللہ، آپ کی Gönlüm بالکل ٹھیک ہے، لیکن...''

''لیکن؟''

''مجھے آپ کی یاد آ رہی ہے...Seni özlüyorum (I miss you).''

حبر، حورین کی معصومیت پر مسکرا دیا۔

Clubb of Quality Content

"Ben de seni özlüyorum, gönlüm (I miss you too, my heart)."

"تو پھر آپ گھر کب آ رہے ہیں...بیبی پوچھ رہا ہے، پاپا کب آئیں گے؟"

"بیبی سے کہو، پاپا ڈرائیو کر رہے ہیں، صرف پندرہ منٹ لگیں گے اور پھر ہم تینوں ساتھ ہوں گے۔"

"جبر..."

"جی، جبر کی جان۔"

"میرا دل بہت گھبرا رہا ہے، نہ جانے کیوں، آپ بس گھر آ جائیں...میں...میں نہیں جانتی کہ یہ کیا عجیب سی فیلنگ ہے، لیکن مجھے بہت عجیب سا محسوس ہو رہا ہے...آپ بس آ جائیں..."

"کیا ہو گیا حور...میں بس—"

جبر کچھ کہہ ہی رہا تھا کہ بات ادھوری رہ گئی۔

ایک لمحے کے لیے سب خاموش ہو گیا، جیسے وقت تھم گیا ہو، اور پھر فون کے دوسری طرف سے ایک خوفناک آواز سنائی دی— گولی چلنے کی آواز۔

نولز کلب
Clubb of Quality Content

حورین کو یوں لگا جیسے اس کے کانوں کے پردے پھٹ گئے ہوں، اُسے محسوس ہوا جیسے یہ گولی فون میں ہی چلی ہو۔

اس کی آنکھوں کے سامنے سارا منظر دھندلا ہونے لگا... کچھ دیر وہ یوں ہی شل کھڑی رہی، اور پھر وہ بے وقفا جبر کو پکارنے لگی۔

"جبر... جبر... جبر... آپ ٹھیک ہیں؟ جبر، پلیز جواب دیں..."

وہ پکارتی جارہی تھی اور اس کی سسکیاں بڑھتی جارہی تھیں۔ اُسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا، اُسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا، اُسے لگ رہا تھا جیسے اس کی دنیا ختم ہو گئی ہو اور وہ یہیں زمین میں دفن ہو چکی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"جبر، آپ گھر آرہے ہیں نا؟ پلیز، پلیز جبر... پلیز کچھ بولیں، کچھ تو بولیں..."

فون کال کب کی ڈسکنیکٹ ہو چکی تھی، لیکن حورین تب بھی مسلسل جبر کو پکارے جا رہی تھی، مگر اُسے کوئی جواب نہیں مل رہا تھا۔

کچھ دیر حورین یوں ہی جبر کو پکارتی رہی، اس کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا، پھر وہ جاویریہ بیگم کو پکارنے لگی——

"امی... امی..."

لیکن اب اس کی آواز بہت دھیمی تھی، اُسے لگ رہا تھا جیسے وہ اپنی پوری قوت سے چیخ رہی ہو،
مگر اس کی آواز مشکل سے ہی سنائی دے رہی تھی۔
اور اگلے لمحے حورین کے حلق سے دل دہلا دینے والی چیخ نکلی۔

اس کی آنکھوں کے سامنے سارا منظر سیاہ ہوتا چلا گیا، اور وہ وہیں بے ہوش ہو گئی۔

اس کی چیخ سن کر جاویریہ بیگم اوپر کمرے میں آئیں اور حورین کی ایسی حالت دیکھ کر وہ بھی حواس باختہ ہو گئیں۔ انہیں کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ ناگہاں حور کو کیا ہو گیا، اس کی ڈیلیوری ڈیٹ ابھی دور تھی، پھر بھی انہوں نے سب سے پہلے اُسے اسپتال لے جانا ضروری سمجھا۔

انہوں نے ڈاکٹر رابعیہ کو کال کی اور حورین کو لے کر اُن کے اسپتال چلی گئیں۔ حورین کی حالت انتہائی سنگین تھی اور ڈاکٹر رابعیہ نے اُسے فوراً ایڈمِٹ کر لیا تھا۔ وہ مسلسل جبر کو کال کر رہی تھیں لیکن اس کا فون بند جا رہا تھا، اور زاہد صاحب دفتر کے کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گئے ہوئے تھے، اس لیے اُن کا فون بھی قابلِ رسائی نہیں تھا۔

جاویریہ بیگم کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔ انہیں کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں اور کس سے اپنی پریشانی شیئر کریں۔

وہ حورین کے میکے میں یہ خبر دے کر انہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھیں۔ لیکن پھر...

اور اگلے ہی پل اُن کا فون بجنے لگا۔ فہد کی کال تھی۔ انہوں نے گھبراتے ہوئے کال ریسیو کی۔

"ہیلو..."

ان کی آواز سے پریشانی صاف ظاہر ہو رہی تھی۔

"السلام علیکم آنٹی۔"

"وعلیکم السلام، بیٹا..."

"آنٹی، کیا سب ٹھیک ہے؟ آپ اتنی پریشان کیوں ہیں؟ کچھ ہوا ہے...؟"

"فہد، بیٹا..."

"جی آنٹی، میں سن رہا ہوں۔"

"فہد بیٹا، تم کہاں ہو؟ م... مجھے... مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا..."

"آنٹی، میں آج ہی پاکستان آیا ہوں، اِن فیکٹ میں آپ کے گھر ہی آ رہا ہوں۔ آپ تسلی سے مجھے بتائیں کیا ہوا ہے... آپ اتنی ٹینس کیوں ہیں...؟"

جاویریہ بیگم کی پریشانی اور گھبراہٹ فہد کو بھی بے چین کر رہی تھی۔

"وہ حور... حور کی حالت بہت کریٹیکل ہے، اور جبر بھی کال نہیں اٹھا رہا، زاہد بھی شہر میں

نہیں ہے۔میں کیا کروں ؟حور... میری بچی حور،اُسے کچھ تو نہیں ہو جائے گا؟ا گراُسے کچھ ہو گیا تو...ا گربیبی کو کچھ ہو گیا...بیٹا،مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا..."

یہ کہتے ہی جاویریہ بیگم کے صبر کا بندھن ٹوٹ گیااوران کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ان کی سسکیاں بندھ چکی تھیں۔وہ حورین اور آنے والے بچے کے حوالے سے حد سے زیادہ پریشان تھیں۔حورین کا یوں اچانک بے ہوش ہو جانااوراس کی حالت کا اتنا سنجیدہ ہو جانا انہیں بے حد تکلیف پہنچارہا تھا۔پھر جبر اور زاہد صاحب سے رابطہ نہ ہو پانا،ان کی پریشانی میں مزید اضافہ کر رہا تھا،اورایسے میں فہد ہی ان کا آخری سہارا تھا۔

◇◇◇◇◇♡◇◇◇◇◇

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تقریباًپندرہ منٹ بعد فہد اسپتال میں جاویریہ بیگم کے ہمراہ کھڑا تھا۔جاویریہ بیگم اُسے ساری صورتِ حال سے آگاہ کر چکی تھیں اور وہ انہیں تسلی دینے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

ساتھ ہی ساتھ فہد مسلسل جبر سے رابطہ کرنے کی کوشش بھی کر رہا تھا،لیکن جبر سے کوئی رابطہ نہیں ہو پارہا تھا۔

حور کی حالت مزید سنگین ہوتی جا رہی تھی۔ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ وہ بچے یا ماں میں سے کسی ایک ہی کو بچا پائیں گے،اور یہ سنتے ہی جاویریہ بیگم پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔

حور کو انہوں نے اپنی گود میں کھلایا تھا،اپنے ہاتھوں سے پالا تھا،اور وہ ان کے لیے حبر جتنی ہی عزیز تھی۔بلکہ در حقیقت سب کو یہی لگتا تھا کہ جاویریہ بیگم حورین کو حبر سے بھی زیادہ چاہتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور آج ان کی لاڈلی موت کے دروازے پر کھڑی تھی،زندگی اور موت کے درمیان جھول رہی تھی،اور وہ خود کچھ بھی کرنے سے قاصر تھیں۔

◇◇◇◇◇♡◇◇◇◇◇

حورین آپریشن تھیٹر میں ایڈمِٹ تھی، اور وہ، حبر اور اُن کی اولاد زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہے تھے، اور بالآخر یہ جنگ شاید اپنے انجام کو پہنچنے جارہی تھی۔ لیکن اگر فیصلہ اُن کے حق میں نہ ہوتا، اگر اُن کی زندگیوں کی ڈور مزید اُلجھ جاتی تو ـــــ

آپریشن تھیٹر کا بلب بند ہوا اور ڈاکٹر رابعیہ او ٹی سے باہر آئیں۔ فہد اور جاویریہ بیگم، جو او ٹی کے باہر رکھی اسٹیل کی کرسیوں پر بیٹھے مسلسل حورین اور بچے کی صحت یابی کی دعا کر رہے تھے، انہیں دیکھتے ہی فوراً کھڑے ہو گئے اور اُن سے حورین اور بچے کے متعلق پوچھنے لگے۔

"رابعیہ، حور کیسی ہے؟ میری بچی ٹھیک تو ہے نا؟"

جاویریہ بیگم پریشانی کے عالم میں، جن کی آنکھیں اتنی دیر تک رونے کی وجہ سے سرخ اور متورّم ہو چکی تھیں، ڈاکٹر رابعیہ سے پوچھ رہی تھیں۔

جبکہ فہد اُن کے ساتھ سہارا بن کر کھڑا، متلاشی نگاہوں سے ڈاکٹر رابعیہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"آنٹی، جب آپ حورین کو یہاں لائی تھیں تو اُس کی کنڈیشن بے حد کریٹیکل تھی۔ ہمیں بہت کم امید تھی کہ حورین یا بیبی میں سے کوئی ایک بچ پائے گا، لیکن شکر، الحمدللہ، حورین اور آپ کی پوتی اب کافی بہتر ہیں۔"

ڈاکٹر رابعیہ کے یہ الفاظ سن کر جاویریہ بیگم کی جیسے جان میں جان آگئی۔انہیں لگااللہ نے انہیں ایک دفعہ پھر نئی زندگی سے نواز دیا ہو۔

"رابعیہ، کیا میں حورین اور میری ننھی سی گڑیا سے مل سکتی ہوں؟"

جاویریہ بیگم نے التجا کی، لیکن اس بات پر رابعیہ تھوڑی پریشان ہو گئیں۔

"آنٹی، حورین کو ہم جلد ہی وارڈ میں شفٹ کر دیں گے، تو... لیکن——"

جاویریہ بیگم گھبرا گئیں۔

"لیکن؟"

"آنٹی،بیبی... baby is not stable. This is a preterm delivery.ڈلیوری نارمل ڈیٹ سے جلدی ہوئی ہے،بیبی پری میچیور ہے،اس لیے ابھی ہمیں اُسے اِنکیوبیٹر میں رکھنا ہوگا۔She is in NICU. مگر آنٹی،وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی،آپ ٹینشن نہ لیں،بس اللہ سے دعا کریں۔میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔"

یہ کہہ کر رابعیہ دوسرے مریضوں کو دیکھنے چلی گئیں، مگر جاویریہ بیگم کو یوں لگ رہا تھا جیسے اُن کی زندگی کسی کی امانت ہو،اور انہیں سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اُس ننھی سی جان کے لیے کیا کریں۔

اُن کا آخری سہارا صرف دعا تھی——

اللہ سے سچے دل سے کی گئی "دعا"۔

◇◇◇◇◇♡◇◇◇◇◇

حبر اور حورین کی بیٹی ابھی اِنکیوبیٹر میں ہی تھی۔ڈاکٹر نے کہا تھا کہ بے بی کو اسٹیبل ہونے کے لیے کم از کم دو دن لگیں گے اور اُسے اِنکیوبیٹر میں ہی رکھنا پڑے گا۔

تقریباً چھ گھنٹے بعد حورین کو ہوش آیا تھا،اور پہلا لفظ جو اس کے لبوں سے نکلا تھا وہ 'حبر' کا نام تھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"ح... حبر... حبر..."

ڈاکٹر رابعیہ حورین کے وارڈ میں ہی موجود تھیں اور اُسے ہوش میں آتا دیکھ کر اُس کے پاس آنے ہی والی تھیں کہ حورین پینک کرنے لگی۔

"حورین، حبر یہاں نہیں ہے، میں جاویریہ آنٹی کو بلا دیتی ہوں۔آپ ٹینشن نہ لیں..."

اتنی ہی دیر میں ایک نرس جاویریہ بیگم کو بلا لائی تھی،اور فہد وہیں وارڈ کے باہر انتظار کر رہا تھا۔

لیکن حورین مزید گھبرانے لگی۔

"امی... جبر... جبر کہاں ہیں؟"

حورین سسکیوں کے درمیان پوچھ رہی تھی۔

جاویریہ بیگم اس کے بال سہلاتے ہوئے اُسے سمجھا رہی تھیں۔

"حور، بیٹا، جبر آ رہا ہے، راستے میں ہے۔"

"نہیں...امی، آپ سچ بتائیں پلیز..."

حورین سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے بولی۔

"حور بیٹا، میری بات ہوئی ہے، جبر بس پہنچتا ہی ہو گا..."

تبھی ایک نرس ہڑبڑاتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔

"ڈاکٹر، بیبی properly breathe نہیں کر پا رہی ہے۔"

اور ڈاکٹر رابعیہ فوراً نرس کے ——

اور اب کے حورین کو ایک اور دھچکا لگنا تھا...

"بیبی... میری بیبی...؟"

اس کا ہاتھ خود بخود اپنے معدے کے قریب چلا گیا۔

Clubb of Quality Content

"امی...؟"

"حور، وہ بیٹا... ہمارے گھر ننھی پری آئی ہے۔ آپ کی اور جبر کی بیٹی ہوئی ہے..."

حورین کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے، اس کے سامنے کا سارا منظر دھندلا ہونے لگا۔

"اُس...اُسے کیا ہوا ہے؟"

"بیٹا، وہ NICU میں ایڈمِٹ ہے۔ اُسے اِنکیوبیٹر میں رکھا گیا ہے۔ She is a premature baby."

"NICU...Incubator..."

حورین اپنے کپکپاتے لبوں سے بس اتنا ہی کہہ پائی۔

"بیٹا، وہ ٹھیک ہو جائے گی۔ اللہ پر یقین رکھو۔"

"امی، NICU... میری بیبی..."

حورین کا دل تڑپ اٹھا اور وہ بے قابو ہو کر رونے لگی۔

"امی، مجھے اُس سے ملنا ہے۔ مجھے اُسے دیکھنا ہے۔ پلیز، مجھے میری بچی کے پاس لے چلیں۔"

"حور چندا، ایسے کیسے——"

Clubb of Quality Content

تبھی رابعیہ روم میں داخل ہوئیں۔

''آنٹی، میں سسٹر سے کہہ دیتی ہوں، وہ حورین کو ویل چیئر پر لے جائیں گی۔ کم از کم حورین کے دل کو تسلی تو ہو جائے گی۔''

''شکریہ بیٹا۔''

ڈاکٹر رابعیہ کے کہنے پر ایک نرس حورین کو ویل چیئر پر بٹھا کر NICU کی گلاس ونڈو کے باہر لے آئی، جہاں سے حورین اپنی بچی کو صاف دیکھ سکتی تھی۔

جب حورین وہاں پہنچی تو بیبی کو اِنکیوبیٹر میں رکھا گیا تھا، اور اُس کے چہرے پر CPAP (Continuous Positive Airway Pressure) ماسک لگا ہوا تھا۔

(CPAP ایک بریتھنگ سپورٹ مشین یا ماسک ہوتی ہے جو زیادہ تر پری میچیور بیبیز کو دی جاتی ہے، جب وہ خود سانس لے رہے ہوتے ہیں لیکن اُن کی سانس کمزور ہوتی ہے۔ اس سے بیبی کے لنگز کھلے رہتے ہیں اور سانس لینا آسان ہو جاتا ہے۔)

بیبی کو اس طرح مشین میں اور ماسک لگا دیکھ کر حورین کو یوں لگا جیسے کسی نے اس کا دل چیر دیا ہو۔ وہ تڑپ کر رو دی۔

''امی... میری بیبی، اسے... اسے ایسے کیوں؟

امی، دیکھیں یہ کتنی چھوٹی سی ہے اور یہ...

یہ ماسک... یہ کیوں لگایا ہے؟

امی... آپ بتائیں نا...''

حورین کو تڑپتا دیکھ کر جاویریہ بیگم کو بھی بے حد تکلیف ہو رہی تھی۔

''حور بیٹا، وہ ٹھیک ہو جائے گی۔''

''امی، اگر اسے کچھ بھی ہوا تو میں... میں تو مر جاؤں گی۔''

''حور، ایسا تو مت کہو۔''

''کیسے نہ کہوں... آپ دیکھیں اسے... یہ... میری بیبی...

امی، آپ دعا کریں نا، آپ کی دعا ضرور قبول ہو گی...''

''ہاں چندا۔''

''آپ ڈاکٹر رابعیہ سے پوچھیں کہ یہ کب تک ٹھیک ہو جائے گی...

آپ دیکھیں اسے... یہ کتنی چھوٹی ہے...

امی... میری بچی...''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چندا، میری بات ہوئی ہے رابعیہ سے، بس کچھ وقت اور، پھر ہماری پرنسس ہمارے ساتھ ہو گی..."

حورین اور جاویریہ بیگم کچھ دیر وہیں NICU کے باہر رہیں۔ حورین کا چہرہ اب بھی آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد ایک نرس حورین کو ساتھ لے جانے آئی اور اسے اس کے وارڈ میں لے جا ہی رہی تھی کہ کوریڈور میں فہد کسی سے فون پر بات کر رہا تھا، اور اس کی بات سن کر حورین اور جاویریہ بیگم دونوں کو یوں لگا جیسے ان کا دل بند ہو گیا ہو، جیسے ان کی دنیا، ان کی زندگی سب ختم ہو گئی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آپ کیا کہہ رہے ہیں...؟"
"آپ اچھی طرح نمبر دیکھیں..."

"HH2786، ہاؤ از دس پاسیبل...؟"

"آپ کا دماغ ٹھیک ہے...!"

اس دفعہ فہد چیخا تھا۔

"کسی کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اور آپ کو... آپ کو اتنا بھی لحاظ نہیں ہے کہ آپ اسے ڈھونڈیں، کیس کی تفتیش کریں۔"

حورین اور جاویریہ بیگم دونوں ساکت کھڑے تھے۔

''باڈی نہیں ہے وہ... میرا بھائی ہے! آپ تلاش کریں اُسے۔اور اگر اگلی دفعہ آپ نے 'باڈی' لفظ استعمال—''

اس سے آگے فہد کچھ کہہ نہ سکا، کیونکہ وہ حورین اور جاویریہ بیگم کو دیکھ چکا تھا۔

''آنٹی...بھابھی...''

جاویریہ بیگم حیرت اور صدمے کی حالت میں نڈھال سی وہیں زمین پر بیٹھ گئیں، لیکن حورین—

اس کے تو سماعتوں نے ہی اس کا ساتھ چھوڑ دیا تھا، اور وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

◇◇◇◇◇♡◇◇◇◇◇

زندگی کس موڑ پر آگئی تھی، کسی کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

حبر اور حورین کی بچی، اپنی زندگی کے لیے لڑ رہی تھی۔

زاہد صاحب، اس بات سے بے خبر تھے کہ اُن کی فیملی پر کیا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔

جاویریہ بیگم، اس غم کے صدمے میں دنیا سے بے خبر روئے جا رہی تھیں۔

حورین، اُسے تو کوئی ہوش ہی نہیں تھا، اور اگر اُسے ہوش آجاتا تو شاید وہ زندہ نہ رہ پاتی، کیونکہ اُس کے اندر اس غم کو سہنے کی ہمت ہی نہیں تھی۔

اور

حبر، اُس کا تو کسی کو اتا پتا ہی نہیں تھا۔

◇◇◇◇◇♡◇◇◇◇◇

(یہ داستان ابھی باقی ہے۔)

(اگلی ملاقات جلد، اِن شاءاللہ۔)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

j

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842